صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور دندان مبارک بھی شہید ہو گئے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو معلوم ہوا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شہادت کی افواہ جھوٹی تھی تو انھوں نے دوبارہ اکٹھے ہو کر کفّار کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ مسلمانوں کی بہادری اور جذبہ دیکھ کر کافروں نے لڑائی سے پیچھے ہٹ جانے میں ہی عافیت سمجھی اور میدانِ جنگ چھوڑ کر مکّہ مکرّمہ واپس بھاگ گئے۔

غزوۂ اُحد میں ستّر (70) مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش کیا، جن میں سیّد الشّہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔ اس غزوہ میں یہ بات عملی طور پر ثابت ہوگئی کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کو فراموش کرنے اور نظم وضبط ترک کرنے سے کتنا نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے۔

سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ: بنیادی مضامین اور اہم نِکات

سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ کا مرکزی مضمون "اہلِ کتاب کی غلطیوں کا پردہ چاک کرنا اور اہلِ اسلام کو اُن کی ذمّہ داریوں کا اِحساس دلانا" ہے۔

سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ میں دنیا کے تمام اِنسانوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ انسانوں کی تمام بکھری ہوئی جماعتوں اور گروہوں کا اتّحاد واتّفاق اگر ہو سکتا ہے تو صرف اسلام کے پرچم تلے، حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی قیادت میں ہی ہو سکتا ہے۔

سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ کا خطاب خصوصیت کے ساتھ دو گروہوں کی طرف ہے:

1. ایک اہلِ کتاب یعنی یہودی اور مسیحی (عیسائی)
2. دوسرے وہ لوگ جو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لائے۔

پہلے گروہ کو اُسی طرز پر مزید تبلیغ کی گئی ہے جس کا سلسلہ سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃِ میں شروع کیا گیا تھا۔ اُن کی اعتقادی گمراہیوں اور اَخلاقی خرابیوں پر تنبیہ کرتے ہوئے اُنھیں سمجھایا گیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ بھی اُسی دین کی دعوت دے رہے ہیں جس کی دعوت شروع سے تمام انبیائے کرام علیہم السّلام دیتے چلے آئے ہیں۔

دوسرا گروہ جسے اب بہترین امّت ہونے کی حیثیت سے حق کا علَم بردار اور دُنیا کی اِصلاح کا ذمّہ دار بنایا جا چکا ہے، اس گروہ کو مزید ہدایات دی گئی ہیں۔ نیز اِنھیں پچھلی اُمّتوں کے مذہبی اور اَخلاقی زوال کا عبرت ناک نقشہ دکھا کر تنبیہ کی گئی ہے کہ اُن جیسی رَوِش مت اِختیار کریں۔ اُنھیں بتایا گیا ہے کہ ایک مصلح جماعت ہونے کی حیثیت سے وہ کس طرح

Web Version of PCTB Textbook

کام کریں، اہلِ کتاب اور منافقوں کے ساتھ کیا معاملہ کریں۔

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مضامین کو درج ذیل نِکات کی صورت میں بیان کیا جا سکتا ہے:

★ اہلِ کتاب (یہودیوں اور مسیحیوں) کے غلط عقائد کی اِصلاح کی گئی ہے۔
★ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں کو بیان کیا گیا ہے۔
★ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کے متعلّق اہم ہدایات دی گئی ہیں۔
★ سُود کی حرمت کا واضح اِعلان کیا گیا ہے۔
★ اہلِ کتاب کے قبلۂ اوّل سے متعلّق نظریہ کو غلط قرار دیتے ہوئے بیت اللہ کی فضیلت و اہمیّت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔
★ اُمّتِ مسلمہ کو بہترین اُمّت فرمایا گیا ہے۔
★ اُمّتِ مسلمہ کو باہمی اتّفاق واتّحاد اور محبّت والفت کی اہمیّت سے آگاہ کیا گیا ہے، جو اُن کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔
★ لوگوں کو نیکی کا حکم دینے اور بدی سے روکنے کی تلقین کی گئی ہے۔
★ غزوۂ بدر کا مختصر اور غزوۂ اُحد کا مفصّل ذکر ہے۔
★ بُخل پر وعید اور صبر کی تلقین مؤثّر انداز میں کی گئی ہے۔
★ کافروں سے مرعوب نہ ہونے، جہاد اور میدانِ جنگ میں ثابت قدم رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔
★ سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے اِختتام پر فلاح و کامیابی کے اُصول بیان فرمائے گئے ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook

علمی و عملی نِکات

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطالعے سے جو علمی اور عملی نِکات معلوم ہوتے ہیں، اُن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1. دنیاوی زیب و زینت اور مال و اَسباب عارضی اور فانی ہیں۔ آخرت کی زندگی دائمی ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: 14)
2. صبر کرنا، سچائی کی راہ اختیار کرنا، فرماں برداروں کا رویّہ اپنانا، اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا اور تہجّد کے وقت اِستغفار کرنا جنّت والوں کی نشانیاں ہیں۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: 17)
3. حق کی مخالفت میں ہٹ دھرمی کا رویّہ اِنسان کے لیے ہدایت سے محرومی کا سبب بن جاتا ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: 19)

4. اللہ تعالیٰ کی محبّت کے حصول کے لیے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتباع ضروری ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: 31)

5. صبح وشام کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: 41)

6. دین کی دعوت کا ایک اصول یہ ہے کہ ان اُمور پر بات کی جائے جن پر سننے والوں کا اتفاق ہو۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: 64)

7. کسی شخصیت سے محبّت اور تعلّق کی اصل دلیل اُس کی پیروی کرنا ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: 68)

8. کسی بُرے شخص میں بھی کوئی اچھی بات اور کسی بُرے گروہ میں بھی کوئی شخص اچھا ہوسکتا ہے۔ عدل کا تقاضا یہ ہے کہ اگر کسی شخص میں کوئی اچھی بات نظر آئے تو اس کا اعتراف کیا جائے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: 75)

9. تمام انبیائے کرام علیہم السّلام دینِ اسلام ہی کی تعلیم لے کر آئے۔ دینِ اسلام کے سوا کوئی اور نظامِ زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: 85-84)

10. اہلِ ایمان کو چاہیے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں، گناہوں سے بچتے رہیں اور ایسے زندگی گزاریں کہ جب بھی موت آئے تو اِسلام کی حالت میں آئے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: 102)

11. خوش حالی اور تنگی کی حالت میں خرچ کرنا، غصّہ پی جانا، لوگوں کے قصور معاف کر دینا، دوسروں کے ساتھ اِحسان کا معاملہ کرنا، گناہوں پر توبہ کر لینا اور ہٹ دھرمی اختیار نہ کرنا ایمان والوں کا شیوہ ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: 135-133)

13. غموں اور مصائب کی ایک اہم حکمت یہ ہے کہ ایمان والوں کی تربیت ہو اور وہ کسی نقصان پر مستقل پریشانی کا شکار نہ ہوں۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: 153)

14. ایک غلطی سے دوسری غلطی جنم لیتی ہے۔ گناہ کا اِرتکاب ہونے پر توبہ کر لینی چاہیے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: 155)

15. ہر زندہ شے کو ایک دن موت آنی ہے۔ دنیا کی زندگی عارضی اور دھوکے کا سامان ہے۔ کامیاب وہ ہے جو جہنّم کی آگ سے بچا یا گیا اور جنّت میں داخل کیا گیا۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: 185)

16. عقل مند وہ ہیں جو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں۔ کائنات پر غور و فکر کرتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ بے کار پیدا نہیں کیا گیا۔ پھر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہماری تخلیق بھی بے کار نہیں ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: 191)

17. اہلِ ایمان کو صبر اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سرحدوں کی حفاظت کے لیے کمر بستہ رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ ان باتوں کو اختیار کریں گے تو دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوں گے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: 200)

Web Version of PCTB Textbook